فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم :- جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۰ھ ۲۴ وفا ۱۳۴۹ہش ۲۴ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۶۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں کے دُور ہونے اور ان سے محفوظ رہنے کے دو ذرائع

اوّل استیلاءِ خوفِ الٰہی۔ دوم ذاتِ احدیت کے ساتھ محبّتِ ذاتی

"ایک گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں جیسے چوری کرنا، زنا، ڈاکہ وغیرہ موٹے موٹے گناہ ہیں۔ دوسرے صغیرہ جو بلحاظ بشریت کے انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں باوجودیکہ انسان اپنے آپ میں بڑا ہی بچتا اور محتاط رہتا ہے مگر بشریت کے تقاضے سے بعض ناسزا امور اس سے سرزد ہو جاتے ہیں جو دوسری قسم کے گناہ ہیں۔ اسی طرح پر گناہ کے دُور ہونے کے بھی دو ذرائع ہیں۔ اوّل وہ ذریعہ ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے غلبۂ خوف کے سبب سے دُور ہو جاتے ہیں۔ یعنی استیلاءِ خوفِ الٰہی بھی ایک ایسی شئے ہے جو گناہوں کو دُور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے۔ پھر دوسرا ذریعہ گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اطلاع پانے کے بعد اس کی محبّت بڑھتی ہے اور پھر اس محبّت سے گناہ دُور ہوتے ہیں ان دونوں ذریعوں سے گناہ دُور ہوتے ہیں۔

ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ گناہ ان سے سرزد نہ ہو مگر وہ کچھ ایسے غفلت میں پڑ جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ گناہ ہو ہی جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر انسان کی فطرت اور رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے کہ وہ شدّتِ خوف سے بچتا ہے جیسے مَیں نے کہا کہ شیر کے سامنے اگر بکری کو باندھ دیویں تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی یا حاکم کے سامنے کوئی انسان اکڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اس کے سامنے نہایت عاجزی اور احتیاط سے خاموش کھڑا ہو گا۔ یہ احتیاط اور عجز اور خوف حاکم کے رُعب اور حکومت کا نتیجہ ہے۔ لیکن یہی نتیجہ محبّت سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ جب ایک شخص اپنے مُحسن کے سامنے جاتا ہے تو وہ اس کے احسان کو یاد کر کے خود بخود نرم اور محتاط ہو جاتا ہے اور ایک حیا اسکی آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے۔ مُحسن کے ساتھ محبت بڑھتی ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کر دے تو وہ اس سے کس قدر محبّت کرتا ہے۔ پھر اس محبّت کے تقاضے سے وہ اس کی خلاف ورزی اور خلاف مرضی کرنا نہیں چاہتا۔ یہ فرمانبرداری اور اطاعت محبّتِ ذاتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کو اگر خدا تعالیٰ کے احسانات کا علم ہو جو اس پر اس نے کئے ہیں تو وہ اس کی محبّتِ ذاتی کی وجہ سے گناہوں سے بچے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۰، ۳۱۱)

اخبارِ احمدیہ

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایبٹ آباد میں تشریف فرما ہیں۔ وہاں سے جو آخری اطلاع موصول ہوئی تھی اس کے مطابق حضور کی طبیعت اب نسبتاً بہتر ہے، الحمد للہ۔

حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بھی ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں وہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

• مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راجن پور کچھ دنوں سے سخت بیمار ہیں۔

احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار صداقت علی
راجن پور

مربیان صدر انجمن احمدیہ کیلئے ایک ضروری اعلان

سال ۷۱-۱۹۷۰ء کے لئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو امتحان ۵ اگست ۱۹۷۰ء کو ہونے والا تھا بعض وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یہ امتحان ۱۳ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار منعقد ہو گا۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد کا اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد سندھ کا تربیتی اجتماع مورخہ یکم و ۲ ظہور/اگست کو حیدرآباد میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں علماء کرام تشریف لا کر انصار سے خطاب فرمائیں گے ایسے تعلیمی اجتماعات کا انعقاد نفوس کی تربیت اور ذہنوں میں جلا پیدا کرنے کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے نیز مجالس کی بیداری کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ زعماء سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ وفا ۱۳۴۹ ہش

تفریحات میں احتیاط

تحریکِ جدید کے مطالبات میں سادہ زندگی کا مطالبہ نہایت اہمیت رکھتا ہے سادہ زندگی جہاں انسان کو ضیاعِ مال سے بچاتی ہے وہاں وہ انسانی مادی اور روحانی صحت کے لئے بھی اکسیر کا حکم رکھتی ہے جیسا کہ احباب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے علم حاصل ہے کہ جسم اور رُوح کا ایک دوسرے پر اثر پڑتا ہے۔ آپ نے اس امر کو اسلامی اصول کی فلاسفی میں نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔

اس سے واضح ہے کہ جو عمل ہماری جسمانی صحت کے لئے مضر ہے وہ امر رُوحانی صحت کے لئے بھی مضر ہو سکتا ہے۔ اور اس کے برعکس جو امر روحانی صحت کے لئے منافی ہے وہ جسمانی صحت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اِس لئے سادہ زندگی کا مطلب نہ صرف جسمانی ضروریات میں سادگی کو محدود کرتا ہے بلکہ روحانی زندگی میں بھی سادگی نہایت ضروری ہے۔ جس طرح جسمانی زندگی میں بے جا تکلّف ضرر رساں ہے اسی طرح روحانی زندگی میں بھی بے جا تکلّف خطرناک ہے۔

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ صحت جسم و رُوح دونوں کے لئے تفریح بھی لازمی ہے۔ تاہم یہ بھی ضروری ہے کہ تفریحات میں احتیاط سے کام لیا جائے اور اس میں بھی افراط تفریط سے بچا جائے۔

اِس زمانہ میں سینما بینی بھی تفریحات میں شامل ہو گئی ہے۔ لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریکِ جدید کے مطالبات میں سادہ زندگی کے ضمن میں یہ بھی شرط عائد کی ہے کہ احباب سینما بینی سے پرہیز کریں۔ اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ سینما کی ایجاد فی ذاتہٖ ضرر رساں ہے تاہم آجکل اس کا جو استعمال ہو رہا ہے اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمان بھی تفریح کی غرض سے مغربی لوگوں کی طرح سینما بینی کو وسیع پیمانے پر اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔

آج مغرب بھی اس آزادی سے جو مغربی سینما صنعت کاروں نے اختیار کر لی ہے چیخ اُٹھا ہے۔ ہمارے اندازے کے مطابق سینما کی وجہ سے نوّے فیصد جرائم بڑھ گئے ہیں اور ان جرائم میں اضافہ کرنے والے سینما کی کہانی لکھنے والے اور وہ اداکار ہیں جو عملاً پردۂ سیمیں پر نمودار ہو کر اپنی اداکاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اِس ضمن میں ہم ہفت روزہ پاک جمہوریت کے ایک فاضلانہ مضمون کا ایک حصّہ نقل کرتے ہیں۔ فاضل مضمون نویس اس زمانہ میں سینما کی تفریح کو لازم قرار دے کر اسلامی نقطۂ نظر پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"آزادیٔ ملک سے پہلے تک برصغیر پاک و ہند کی فلمی صنعت اور آزادی کے بعد چند سالوں تک پاکستانی فلم یورپ اور امریکہ کے گرتے ہوئے جنسی مذاق کے قبیح اثرات سے پاک تھی۔ ہمارے بڑے بڑے فلم ساز اور فلمی ہدایت کار اپنی فلموں کے ذریعے گہرے انسانی جذبات اور پاکیزہ احساسات کو بیدار کرنے اور ناظرین کی روحانی و ذہنی مسرت و تسکین کا سامان فراہم کرنے کو بڑی اہمیت دیتے تھے مگر ادھر چند سالوں سے شاید امریکی فلموں اور جنسی ناولوں کی درآمد بڑھ گئی ہے۔ ہماری فلموں میں حیاداری کی روایت کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ شریف اور پاکیزہ جذبات بیدار کرنے کی بجائے فلم ساز اب سطحی اور سستے جنسی جذبات کی انگیخت پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔

چند سال پہلے تک فلم ہیروئن عفت۔ وفا۔ ایثار۔ خدمت اور قناعت کی تصویر ہوتی تھی جسے دیکھ کر ناظرین میں ایک طرف تو ہیروئن اور اس کی جدوجہد کے لئے ہمدردی اور احترام کے جذبات پیدا ہوتے تھے اور دوسری طرف ان اعلیٰ معاشرتی قدروں کی اہمیت کا احساس بڑھتا تھا لیکن اب جو پاکستانی فلمیں آ رہی ہیں ان میں اکثر کی ہیروئن جنسی جذبات کی لہروں پر بہہ جانے والی ایک اوچھی سی لڑکی ہوتی ہے جس کے لئے ناظرین کے دلوں میں اپنا خاطر ہمدردی یا احترام پیدا کرنے کا سوال ہی نہیں اُٹھتا۔ مزید یہ کہ مکالموں میں عریانی راہ پانے لگی ہے اور ایسے مناظر کا اضافہ ہو رہا ہے جن کی اپیل خالص جنسی ہو۔ حال ہی میں مَیں نے ایک ایسی فلم دیکھی ہے جس نے مجھے چونکا دیا ہے۔ فلم کی کہانی ہماری عام معاشرت اور رہن سہن کا ساتھ نہیں دیتی۔ اس کے کردار پاکستانیوں کی طرح نہ سوچ سکتے ہیں نہ عمل کر سکتے ہیں۔ ہیروئن کو جگہ جگہ پتلون اور جیکٹ میں اس طرح ملبوس دکھایا جاتا ہے کہ آپ لاہور کراچی ڈھاکہ جہاں چاہیں جائیں اور پاکستانی لڑکیوں کے زیادہ سے زیادہ فیشن ایبل طبقے کو دیکھیں آپ کو اس فلم کی ہیروئن کہیں نظر نہیں آئے گی۔ جسم کی نمائش کا رُجحان پوری فلم پر چھایا ہوا ہے اور بعض مقامات پر گفتگو بےحیائی کا انداز اختیار کر لیتی ہے۔ انگریزی فلموں کا ڈھنگ یہ ہے کہ جگہ جگہ عورتوں اور مردوں کو نہانے کے تالاب یا غسل خانوں میں آتے جاتے دکھایا جاتا ہے اور بسا اوقات ہیروئن نیم عریاں بدن پر تولیہ لپیٹے برآمد ہوتی ہے۔ پاکستان کی مذکورہ فلم میں اس تکنیک سے بھی کام لیا گیا ہے جیسا کہ مَیں نے اوپر عرض کیا ہے پاکستان کی نظریاتی اسلامی مملکت میں مصوّری اور فلم سازی کو روکا نہیں جا سکتا لیکن ہماری ثقافت میں حیاداری کے جو حدود مقرر ہیں اور بدن کی نمائش اور جنسی جذبات کی بے حجابانہ انگیخت کو جس طرح معیوب خیال کیا جاتا ہے ہمارے فنکاروں اور فلمسازوں کو اس کا پاس و احترام کرنا چاہیئے۔ اس ضمن میں یہ بھی ضروری ہے کہ ادب و فن کے نقاد اور بالخصوص فلم سنسر بورڈ کے ارکان ایک اسلامی مملکت کی ذمّہ داریوں کو پہچانیں۔"

(بحوالہ ہفت روزہ پاک جمہوریت ۲۰ صـ ۱۳)

اشعار!

آنکھ دیکھتی رہی شاخِ گُل میں نم نہیں
آمدِ بہار کچھ مُعجزے سے کم نہیں

سب مقامِ قُرب میں اِمتیاز اُٹھ گئے
اَب ستم ستم نہیں اب کرم کرم نہیں

جو صراطِ عشق میں جاں نثار کر گئے
موت اُن کو شہد ہے موت اُن کو سم نہیں

(سعید احمد اعجاز)

ارضِ بلالؓ پر ماہتابِ خلافت کی عظیم تجلیات

علاماتِ مصلح موعودؓ کی ایک نئی شان کے ساتھ جلوہ نمائی

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

حضرت مصلح موعودؓ کی آمدِ ثانی خلافتِ ثالثہ کی شکل میں

خلافتِ ثالثہ کے مبارک عہد کو یہ عظیم الشان خصوصیت حاصل ہے کہ جس طرح حضرت مہدی معہود علیہ السلام کا مقدس دور حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ کی ذاتِ بابرکات کی شکل میں ممتد کیا گیا تھا اسی طرح حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا انوار و برکات سے معمور زمانہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث فاتح الدین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجودِ گرامی سے دوبارہ پلٹ آیا ہے جیسا کہ خود حضرت مصلح موعودؓ کو قبل از وقت عالمِ کشف میں دکھایا گیا کہ:-

"گویا میں دو وجود ہوں میرا ایک وجود نماز پڑھا رہا ہے اور ایک وجود چارپائی پر لیٹا ہے۔ میرا وہ وجود جو نماز پڑھا رہا تھا اس نے میرے پہلو میں سجدہ کیا اور اس کی تسبیح کی آوازیں مجھے آ رہی تھیں۔"

(الفضل ۱۵ جون ۱۹۵۱ء)

ایک بلند پایہ صحابی کی پُراسرار دعا

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کے "دو وجود" ہونے سے متعلق انکشاف حضرت مصلح موعود کے علاوہ بعض بلند پایہ صحابہؓ پر بھی ہوا تھا۔ اس حقیقت کا ایک واضح ثبوت یہ ہے کہ حضرت حافظ محمد امین صاحب جہلمیؓ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک گروہ کے ایک ممتاز فرد تھے جن کا نام حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے ۳۱۳ اصحاب کبار میں نمبر ۳۰۰ پر درج فرمایا۔ حضرت حافظ صاحبؓ کا انتقال پاکستان بننے سے قبل ہوا۔ آپ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل "مناجاتِ امین" کے نام سے اپنی منظوم دعائیں شائع کیں جن میں رب العزت کے حضور یہ دعا بھی کی کہ ؎

ایں را جنت الماویٰ عطا کر
طفیلِ حضرتِ محمود ناصر
("مناجاتِ امین" صفحہ ۲۶)

پیشگوئی مصلح موعود اور سفرِ مغربی افریقہ

حضرت مصلح موعودؓ کے کشف اور اس شعر سے جو خالص تصرفِ الٰہی سے لکھا گیا ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا محمودؓ اور سیدنا ناصر روحانی لحاظ سے دونوں ایک ہی وجود ہیں اور یہ کہ پیشگوئی مصلح موعود کی علامات کے عملی ظہور کا سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ جس کا زندہ و تابندہ نشان ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا حالیہ سفرِ مغربی افریقہ ہے جو بے شمار انوارِ سماوی، برکاتِ روحانی اور تاثیراتِ علمی و عملی کا حسین و جمیل امتزاج اور لاتعداد خصوصیات و امتیازات کا حامل و ضامن ہے۔

علاماتِ مصلح موعود کا حیرت انگیز اعادہ

بلاشبہ آسمانی برکتوں اور رحمتوں کے اس وسیع و عریض، غیر محدود، ناپیدا کنار اور ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی لہروں کو محبت و شیفتگی کی نورانی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے مگر لفظوں میں اس سفر کا حقیقی نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا۔ بایں ہمہ یہ امر نہایت واضح، نہایت روشن اور واقعاتی اعتبار سے بالکل قطعی اور یقینی نظر آتا ہے کہ اس مبارک اور تاریخی سفر میں خدائے قادر و توانا، ذوالمجد والعلیٰ کی قدرتوں اور نصرتوں اور رحمتوں کے حسین جلوے اس شان سے ظاہر ہوئے ہیں کہ پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق متعدد علامات قدم قدم پر ایک نئی شان اور جدید پیرایہ کے ساتھ جلوہ گر ہوئی ہیں۔ ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً۔ بلا مبالغہ یوں دکھائی دیتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا سیدنا محمود حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ حق کی تمام برکتیں اپنے جلو میں لئے ہوئے دوبارہ تشریف لے آئے ہیں، باطل کی تاریکیاں پاش پاش ہو گئی ہیں اور ارضِ بلالؓ آپ کے رُخِ انور سے جگمگا اٹھی اور بقعہ نور بن گئی ہے۔

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا
میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں
(المصلح الموعودؓ)

اب اس اجمال کو پیشِ نظر رکھیئے اور پھر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی مصلح موعود کی روشنی میں سفرِ مغربی افریقہ پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیئے تو صاف کھل جائے گا کہ اس پیشگوئی کی ایک ایک علامت کا اس عظیم الشان سفر میں ایک نئی اور ارتقائی صورت کے ساتھ دوبارہ ظہور ہوا ہے۔

قدرت، رحمت اور قربت کا نشان

مثلاً اس حقیقت سے کسے کلام ہو سکتا ہے کہ مبارک نافلۂ مسیح موعود کا یہ مبارک سفر جس کا آغاز متضرعانہ دعاؤں اور صدقات کے روحانی اور پُرکیف ماحول میں ہوا بالآخر خدا کی قدرت، رحمت، قربت اور احسان کا ایک بھاری نشان ثابت ہوا اور ہمارے پیارے امام ہمام خدائے بزرگ و برتر کے بے انتہا فضلوں کے منادی بن کر لوٹے ؎

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

فتح و ظفر کی کلید

اس سفر میں خدا کا عظیم فضل یہ ہوا کہ اس میں اسلام کی فتح و ظفر کے غیبی سامان پیدا ہوئے اور آئندہ کے لئے مسلمانوں کی ترقی و رفعت کی نئی سے نئی راہیں کھلیں۔ اس اعتبار سے یہ سفر "مجموعۂ فتوحات" کہلانے کا مستحق ہے۔ اس ضمن میں حضور انور کی تجویز فرمودہ وہ اہم سکیمیں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر القاء ہوئیں اور جن کے ساتھ نہ صرف افریقہ بلکہ پورے عالمِ اسلام کا عظیم الشان اور درخشندہ مستقبل وابستہ ہے اور جن میں "نصرت جہان ریزرو فنڈ" اور عالمی براڈ کاسٹنگ اسٹیشن کی تجاویز سرِ فہرست ہیں۔

> "خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک زمانہ میں خود مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا اور میں پھر کسی شرک کے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آؤں گا جس کے معنے یہ ہیں کہ میری روح ایک ایک زمانہ میں کسی اور شخص پر جو میرے جیسی طاقتیں رکھتا ہوگا نازل ہوگی اور وہ میرے نقشِ قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح کرے گا۔" (المصلح الموعودؓ)
>
> (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۵۶ء)

دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ

پھر حضور انور کے مختصر دورۂ مغربی افریقہ نے چند ہفتوں کے اندر اندر ان ممالک میں زندگی کی جو برقی لہر دوڑا دی ہے وہ عدیم النظیر ہے۔ اسی طرح دینِ اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبہ کا اظہار بھی پورے سفر کا طرۂ امتیاز رہا ہے اور بیسیوں نہیں سینکڑوں اسلامی اور قرآنی مسائل پر اس کے دوران حضور کی زبانِ مبارک سے ایسی عدیم النظیر روشنی پڑی ہے کہ سینکڑوں منکرینِ اسلام بلکہ بدمذہبوں اور لامذہبوں پر دینِ مصطفےٰؐ کی حقانیت کا سکہ بیٹھ گیا ہے اور اسلام کے پیغامِ محبت و اخوت و مساوات کی فتح کے نقارے بج گئے ہیں اور جاء الحق و زھق الباطل کا سماں بندھ گیا ہے۔

وجیہہ اور پاک لڑکا

مصلح موعود کی نسبت یہ بشارت بھی دی گئی تھی کہ "ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا اور ایک زکی غلام تجھے ملے گا" یہ علامت بھی نہایت درجہ صفائی کے ساتھ پوری ہوئی چنانچہ جیسا کہ چشمدید شہادتوں سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضور اقدس کی وجیہہ پاک، جاذبِ نظر اور محبوب شخصیت کی زیارت کرنے والوں کے سر فرطِ عقیدت و احترام سے جھک گئے اور ان کے قلم حضور کے تقدس اور پیکرِ روحانیت

ہونے کا اقرار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

صاحبِ شکوہ اور عظمت

پھر مغربی افریقہ کے چپہ چپہ میں قوم بلالؓ کی طرف سے جس شاہانہ طریق اور بے نظیر ولولۂ ذوق و شوق سے عالم وارفتگی میں استقبال کیا گیا حتیٰ کہ خود غیر مسلم سربراہانِ مملکت نے بھی آپ کے لئے دیدہ و دل فرشِ راہ کئے، زبردست عقیدت کا اظہار کیا، اپنے مذہبی پیشواؤں کی بجائے آپ کے حضور دعاؤں کی عاجزانہ درخواست کی، اور اُس سرزمین میں حضور کے قدم رنجہ فرمانے کو اپنے اور اپنے ممالک کے لئے باعثِ صد افتخار قرار دیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کو عہدِ حاضر کا "روحانی بادشاہ" تک تسلیم کیا جو حضور پُر نور کے صاحبِ شکوہ اور عظمت ہونے کی مُنہ بولتی تصویریں ہیں۔ چنانچہ لائبیریا کے صدر مملکت نے حضور کے اعزاز میں جو سرکاری طور پر تقریب استقبالیہ منعقد کی اس میں کہا:۔

"آج ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ اس زمانہ کے روحانی بادشاہ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ ان کی ہمارے ملک میں تشریف آوری ہمارے لئے عزت کا باعث ہے.... آپ ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے بینائی عطا فرمائی ہے دیکھ سکتا ہے کہ آپ کو قربِ الٰہی حاصل ہے۔ مَیں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔"

(الفضل ۲۶ مئی ۱۹۷۰ء)

غرضیکہ عظمت و شوکت کا ایسا پُرشکوہ نظارہ چشمِ فلک نے دیکھا ہے کہ انسانی ذہن و خیال اور وہم و تصور کی اس تک رسائی نہیں ہو سکتی تھی؟ اور اگر جماعتِ مومنین اس غیر معمولی نصرت کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے الفاظ میں حمدِ الٰہی سے معمور و لبریز ہو کر یہ ترانہ گائے تو عین حقیقت کے مطابق ہوگا کہ ؎

مجھے کب خواب میں بھی تھی یہ امید
کہ ہوگا میرے پر یہ فضلِ جاوید
ملی یوسف کی عزت لیک بے قید
نہ ہو تیرے کرم سے کوئی نومید
مراد آئی گئی سب نامرادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مسیحی نفس

مصلح موعود کی ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ وہ "اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔" یہ علامت عمومی اعتبار سے ہر جگہ اور ہر مقام پر اور خصوصی طور پر نائیجیریا اور سیرالیون میں پوری ہوئی۔ جہاں تقریباً ڈیڑھ سو افراد نے (جن میں سٹر وزیری جد و سینئر سیکرٹری آف نیشنل یونیورسٹیز کمیشن نائیجیریا جیسے مخلص و سعید نوجوان بھی شامل تھے) احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے وابستگی کی سعادت حاصل کی۔

سخت ذہین و فہیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر

پھر حضور انور کے وہ روح پرور اور پُرشوکت اور حیات آفریں خطابات جو آپ نے نائیجیریا، غانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون میں ارشاد فرمائے اور جن کی جلال انگیز آواز سے آج بھی یہ ممالک گونج رہے ہیں حضور کے سخت ذہین و فہیم ہونے اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے پر شاہد عادل ہیں۔

دل کا حلیم

پیشگوئی مصلح موعود کی روشنی میں حضور کے قلب صافی کے حلم سے معمور ہونے کی شہادت قوم بلالؓ کے مرد و زن، بوڑھے اور جوان ہی نہیں بچے بھی دے سکتے ہیں جنہوں نے اپنے والدین سے بڑھ کر اپنے اس شفیق روحانی باپ کا پیار لیا اور اس کی محبت و شفقت اور دلداری کے بے شمار تجربے کئے۔ حضرت اقدس نے سخت گرمی، سفر کی تکان اور سخت نقاہت کے باوجود ہزاروں نہیں لاکھوں مشتاقانِ زیارت کو جس شانِ حلیمی و کریمی اور مسکراتے ہوئے چہرہ سے شرفِ مصافحہ و معانقہ بخشا وہ دنیائے محبت و شفقت میں اپنی مثال آپ ہے۔ بس یوں سمجھئے کہ پیار اور شفقت اور غمخواری اور محبت کا ہر طرف ایک دریا رواں تھا!

دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ

اس ضمن میں عجیب تر بات یہ ہے کہ مصلح موعود کی الہامی پیشگوئی میں خبر دی گئی تھی کہ "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"۔ خدا کی یہ بات اس سفر میں اس طرح پوری ہوئی کہ حضور سوموار ہی کو اس مبارک سفر سے کامیاب و کامران اور مظفر و منصور ہو کر ربوہ میں رونق افروز ہوئے۔

کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

"کانّ اللہ نزل من السماء" کی علامت کے مطابق حضور کی روحانی شخصیت میں خدائی قوت و طاقت کا مشاہدہ غیروں اور بیگانوں تک نے کیا۔ چنانچہ سیرالیون کے ایک دوست نے صاف صاف اقرار کیا کہ ہم نے خدا کو دیکھا تو نہیں مگر اُسے حضور کی زبان سے بولتے ہوئے ضرور سُنا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین

جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مندرجہ بالا علامت کے بعد یہ بھی انکشاف کیا گیا تھا کہ وہ "جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔"

مظہر جلالِ الٰہی ہونے کی حیثیت سے حضور نے گزشتہ سفر یورپ کی طرح اس سفر میں بھی خاص طور پر یہ بتایا کہ آج انسانیت کو ایٹمی خطرہ سے بھی کہیں بڑھ کر ایک مہیب خطرہ لاحق ہے اور وہ یہ کہ حصولِ علم کی جد و جہد میں دعا کے اہم ترین عنصر کو بے دخل کر دیا گیا ہے نیز انتباہ فرمایا کہ اگر دنیا نے خدا کی طرف رجوع نہ کیا تو وہ ایک خطرناک تباہی اور بربادی کی لپیٹ میں آجائے گی۔ اس سلسلہ میں حضور نے امریکہ، روس اور چین جیسی زبردست طاقتوں اور حکومتوں کو خاص طور پر خبردار کیا۔ حضور کے اس انتباہ کو انگلستان کے کثیر الاشاعت اور با اثر اخبار "لنڈن ٹائمز" (۱۹ مئی ۱۹۷۰ء) نے بھی حضور کی زبردست شخصیت کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے آپ کے اس انتباہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔

نور آتا ہے نور

مصلح موعود سے متعلق بشارت میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ "نور آتا ہے نور" یہ بشارت بھی متعدد صورتوں میں پوری ہوئی اور آپ واقعی تاریک بر اعظم کی سیاہ فام اقوام کے لئے نورِ مجسم اور مظہرِ انوارِ الٰہی ثابت ہوئے اور اب وہ وقت آنے والا ہے جبکہ گوری قوموں کو بھی شرفِ انسانیت کے نور سے منور ہونے کے لئے اس پرچم تلے آنا پڑے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افریقہ کے فخرِ انسانیت وجود ــــ حضرت بلالؓ ــــ کے لئے فتح مکہ میں کھڑا کیا تھا اور اس کے نیچے جمع ہونے والوں کو امان دیئے جانے کا اعلان فرمایا تھا۔

مستدرک میں نورِ خلافت کی شناخت کی ایک ظاہری علامت یہ لکھی ہے کہ:۔

"اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقًا لِلْخِلَافَۃِ مَسَحَ یَدَہٗ عَلٰی نَاصِیَتِہٖ فَلَا تَقَعُ عَلَیْہِ عَیْنُ اَحَدٍ اِلَّا اَحَبَّہٗ۔" (جزء ۳ صفحہ ۳۳۱)

یعنی جب خدائے عزّ و جلّ کسی شخص کو تاجِ خلافت پہنانے کے لئے تخلیق فرماتا ہے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہے۔ پس جو آنکھ بھی اسے دیکھتی ہے اس کی گرویدہ اور والا و شیدا ہو جاتی ہے۔

یہ فیصلہ کن علامت جس شان سے معرضِ وجود میں آئی ہے وہ حضور کے نور ہونے اور رضائے الٰہی کے عطر سے مسموح ہونے پر دائمی برہان ہے۔

(باقی)

سیکرٹریان تحریک جدید مستعد ہو جائیں

اب جبکہ تحریک جدید کے اعلان پر قریباً نو ماہ گزر چکے ہیں سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ وصولی پر اپنی پوری توجہ مرتکز فرمائیں۔ سال رواں کے ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اب بہت مستعدی کی ضرورت ہے۔ تا تحریک جدید کا بجٹ جلد از جلد پورا کر کے جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

فضل عمر ماڈل ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک فزیکل ٹیچرس کی ضرورت ہے تنخواہ حسب قواعد دی جائے گی۔ درخواستیں بنام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم۔ اے صدر لجنہ مرکزیہ آنی چاہئیں۔ انٹرویو موسمی تعطیلات کے بعد ہوگا۔ رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر ماڈل ہائی سکول ربوہ)

ڈاکٹر حضرت بھائی محمود احمد صاحب کا ذکرِ خیر

آپ "دست در کار و دل بایار" کا ایک بہترین نمونہ تھے

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

قادیان میں بسنے والے سب لوگوں کو حضرت بھائی محمود احمد صاحبؓ کی بے لوث خدمات کا تجربہ ہے قریباً نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک آپ نے علاج معالجہ کے ذریعہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچایا پہلے آپ نور ہسپتال قادیان میں ڈسپنسر تھے پھر آپ نے اپنا مستقل شفاخانہ کھول لیا تھا۔ مجھے اپنے قادیان کے ابتدائی ایام سے حضرت بھائی صاحب موصوف کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے ہم مدرسہ احمدیہ میں پڑھتے تھے بیمار ہونے پر دوا لینے کے لئے ہسپتال جاتے تو اکثر حضرت بھائی صاحب کے ذریعہ دوا ملتی۔ زخموں کی مرہم پٹی آپ کرتے آپ ہر چھوٹے بڑے سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے اور ہنستے ہنساتے زخم اور پھوڑے پھنسیوں پر پٹی لگا دیا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے دعا بناتے وقت، نسخہ لکھتے وقت، زخم کو چیرتے پھاڑتے وقت "اللہ الشافی" کا ورد آپ کی زبان پر ہوتا تھا۔

جب انہوں نے اپنا علیحدہ شفاخانہ کھولا تو وہ بھی مرجع خلائق بن گیا۔ وہاں سے قیمتی دوائیں بھی رعایتی قیمت پر ملتی تھیں اس پر بھائی صاحبؓ کی مرنجاں مرنج طبیعت اور نہایت شگفتہ گفتگو مزید برآں تھیں نتیجہ یہ تھا کہ قادیان کے اکثر لوگ اسی شفاخانہ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ہندو اور سکھ بھی بکثرت آتے تھے۔ دیہات سے آنے والے مردوں اور عورتوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ ان کی دکان بڑے بازار کے شمال میں دینی چھلہ کے پاس آخری دکان تھی۔ جب ادھر سے گذر ہوتا تو متعدد لوگ انتظار میں بیٹھے نظر آتے۔ اور یہ بھی دکھائی دیتا کہ حضرت بھائی صاحب اور ان کے متعدد کارکن نہایت سلیقہ سے نسخے لکھنے اور دوائیں تیار کرنے میں منہمک ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ حضرت بھائی صاحبؓ امیروں اور غریبوں کی طرف یکساں توجہ دیتے تھے۔ بلکہ میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ان کی توجہ غریبوں اور بالخصوص بوڑھی اور دیہاتی عورتوں کے علاج کی طرف خاص طور پر زیادہ ہوتی تھی۔ دیہات میں جاکر بھی مریضوں کو دیکھتے تھے سارے علاقہ میں ان کی نیک شہرت تھی۔ ہمارے مشاہدہ میں حکیموں میں سے حضرت مولوی قطب الدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور ایلوپیتھی علاج کرنے والوں میں سے حضرت بھائی محمود احمد صاحبؓ کا ذکر کر رہا ہوں ان کا خاص طریق یہ تھا کہ ان کی زبان پر تسبیح و تحمید کا ورد جاری رہتا تھا۔ وہ کام بھی کرتے جاتے تھے اور اللہ تعالےٰ کے ذکر میں بھی مشغول رہتے تھے۔ نماز باجماعت کے بڑے پابند تھے۔ گھڑی جیب میں ہوتی تھی جونہی نماز کا وقت ہوا۔ سب کام کاج چھوڑ کر مسجد کا رخ کرتے تھے۔ اپنی دکان میں ہوتے تو وہاں کی قریبی مسجد میں نماز باجماعت ادا فرماتے اور اپنے محلہ یعنی دارالرحمت میں ہوتے تو محلہ کی مسجد میں نماز پڑھتے جمعہ کیلئے عام طور پر ان کی جگہ جامع مسجد کی صف اوّل میں ہوتی تھی۔ عبادات کا پورا التزام کرنے کے باوجود طبیعت میں نہایت تواضع اور انکسار کا تھا۔ سوائے دینی غیرت کے مواقع کے ان کی طبیعت میں تیزی نہیں آتی تھی۔ بچوں سے بہت انس تھا راہ گذرتے ہوئے بھی کھیلنے والے بچوں اور بچیوں سے پیار کے ساتھ گفتگو کرتے تھے اللہ تعالےٰ نے انہیں مالی فراخی بھی عطا فرمائی تھی اور طبیعت میں جود و سخا بھی رکھی تھی۔ سلسلہ کے علاقہ چندوں میں بھی شریک ہوتے تھے اور غرباء و مستحقین کی مخفی امداد بھی ان کا شعار تھا۔ میرا کرایہ کا مکان ایک عرصہ تک دارالرحمت میں رہا ہے ابتدائی ایام تنگی اور قناعت کے ایام تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دن جبکہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کارکنوں کو نسبتاً قلیل گذارے بھی کئی کئی ماہ کے بعد ملا کرتے تھے میرے مکان پر کھارا کے میاں لال دین مرحوم جو ہمارے ہاں دودھ لایا کرتے تھے مجھ سے دودھ کے پیسوں کا مطالبہ کر رہے تھے میں انہیں کہہ رہا تھا کہ اسی ہفتہ الاؤنس مل جائیگا اور اگلے روز آپ کو پیسے مل جائینگے چونکہ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا تھا اسلئے مرحوم لال دین جو زندگی بھر میرے ہاں دودھ لاتا رہا اس دن ذرا ناراض ہوا اور کچھ تیز لفظ اس نے کہہ دئے حضرت بھائی محمود احمد صاحب مرحوم عین اس وقت وہاں سے گذرے ان کے ہاں بھی ان دنوں وہی دودھ دیا کرتا تھا۔ ہفتہ گذرنے پر الاؤنس ملا اور میں نے لال دین کو دودھ کی رقم پیش کی اس نے لینے سے انکار کر دیا اور ہنس کر کہہ گیا کہ مجھے تو آپ رقم دے چکے ہیں میں دوبارہ کیسے لوں۔ میں نے اس سے بار بار اصرار سے پوچھا کہ تم رقم کیوں نہیں لیتے۔ آخر کہنے لگا کہ مجھے ایک بزرگ نے رقم اسی دن دے دی تھی اور یہ شرط کی تھی کہ مولوی صاحب کو کبھی نہ بتانا۔ چنانچہ اس نے آخر تک مجھے نہیں بتایا کہ یہ مخفی امداد کرنے والے بزرگ کون تھے۔ میرا دل کہتا تھا کہ یہ کام حضرت بھائی محمود احمد صاحبؓ کا ہی ہے وہی دودھ والے کی اس گفتگو کے وقت دروازہ کے پاس سے گذرے تھے۔ میں ان کے لئے دعا کرتا رہا مگر مجھے قطعی علم تو نہ ہو سکا کہ یہ کون بزرگ تھے۔ لیکن چونکہ بھائی صاحب اس قسم کے بہت سے خفیہ نیک کام کرتے رہتے تھے جن میں سے بعض کا مجھے ان دنوں علم ہوتا رہا۔ جب میں دارالرحمت میں صدر محلہ تھا اسلئے میرا یہی یقین ہے کہ یہ کام بھی ان کا ہی تھا۔ جزاہ اللہ خیراً

حضرت بھائی صاحب کو سب لوگ بھائی جی کہتے تھے چھوٹے بھی بڑے بھی۔ درحقیقت یہ لفظ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں باہم پیار کی علامت تھا۔ چند بزرگوں کے امتیاز کے باعث ان کے ساتھ مختص ہو گیا مثلاً حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانیؓ وغیرہما۔

حضرت بھائی محمود احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے صالح اور سلسلہ کی مخلص اولاد عطا فرمائی ہے۔ پہلے ان کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایسا بے نفس فرزند بھی عطا فرمایا۔ عزیزہ ڈاکٹر دودد احمد سلمہا ان کے دوسرے فرزند ہیں۔ حضرت بھائی صاحب کو اپنی بچیوں سے بھی خاص پیار تھا وہ ان کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ ان کی بڑی صاحبزادی محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے جب یونیورسٹی سے مولوی کا امتحان دینا تھا تو مجھے بھی انہیں ان کے گھر پر جاکر پڑھانے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ اور بھی چند بچیاں کلاس میں شامل ہوتی تھیں۔ اس موقعہ پر میں نے محسوس کیا کہ حضرت بھائی صاحب دینی علماء کا بہت احترام کرتے تھے اور وہ یہی چاہتے ہیں کہ ان کے تمام متعلقین بھی دینی روح سے سرشار ہوں وہ اس کے لئے دعائیں بہت کرتے تھے۔

تقسیم ملک کے بعد حضرت بھائی صاحبؓ کا مطب سرگودھا میں منتقل ہو گیا۔ شروع میں قادیان کی جدائی سے بہت زیادہ غمگین رہا کرتے تھے تاہم اپنے کام اور بنی نوع انسان کی خدمت میں ہمہ تن مصروف تھے۔ چند ہی دنوں میں ان کے شفاخانہ میں وہی صورت حال پیدا ہو گئی جو قادیان میں ہوا کرتی تھی۔ میرے بزرگوار حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ بھی ہجرت کے بعد شروع میں سرگودھا میں مقیم تھے۔ اسلئے مجھے بھی بسا اوقات وہاں جانے کا موقعہ ملتا تھا۔ ان بزرگوں میں داغ ہجرت کا بہت احساس تھا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت بھائی محمود احمد صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ احمدیت کا ایک صحیح نمونہ تھے۔ دست در کار و دل بایار کی ایک بہترین مثال تھے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صحیح طور پر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین یا رب العٰلمین

درخواست دعا

پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے کے امتحان شروع ہیں۔ بزرگان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ایم اے عربی فائنل کلاس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(صدر شعبہ عربی)

۲۔ میری والدہ محترمہ کو فرش پر گرنے سے بازو پر سخت چوٹ آئی ہے جس سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بڑھاپے کی وجہ سے پہلے ہی کمزور ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ مولیٰ کریم شفا بخشے۔ آمین۔

عبدالستار کلرک

فضل عمر ہوسٹل ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تیرھویں سالانہ اجتماع کے متعلق

ضروری ہدایات

(معتمد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ اجتماع سے متعلق مقابلہ جات کے عنوانات اور دیگر ہدایات درج ذیل ہیں۔

دینی معلومات کے نصاب کے متعلق لجنات نوٹ کر لیں کہ یہ نصاب انہوں نے تیار کروا کے اس کا امتحان خود لے کر اجتماع سے قبل اس کا نتیجہ ارسال کرنا ہوگا امتحان ستمبر کے مہینہ میں جب چاہیں لے سکتی ہیں۔

چندہ سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع کا چندہ سال میں ایک مرتبہ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے وصول کرنا ضروری ہے۔ اسلئے یہ چندہ وصول کر کے جلد از جلد بھجوا دیں۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ہر لجنہ کی ممبرات کی تعداد کے مطابق جمع ہو کر مرکز میں آنا چاہیئے۔

چندہ سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کے چندہ کی شرح ۲۵ پیسے فی ممبر ہے۔ ان کا چندہ بھی ناصرات کی تعداد کے مطابق وصول کر کے بھجوائیں۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل

اس میں بی اے پاس یا اس سے زیادہ تعلیم والی طالبات شامل ہوں گی۔ فی تقریر سات منٹ وقت دیا جائے گا۔ ہر مقابلہ میں ایک لجنہ سے ایک ممبر شامل ہوگی۔ مندرجہ ذیل مضامین سے کسی ایک پر تقریر کرنا ہوگی دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی تقریر کے بعد چند سوالات ہر مقررہ سے اس کے مضمون کے متعلق کئے جائیں گے۔

(۱) تزکیہ نفس کے حصول کے طریق (۲) خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت واقعات کی روشنی میں (۳) قرآن مجید اور تسخیر قمر

تقریری مقابلہ معیار دوم:۔

اس معیار میں ایف اے اور بی اے کی طالبات یا اس کے قریب قریب کی تعلیم یافتہ خواتین اور بچیاں حصہ لے سکتی ہیں۔ وقت پانچ منٹ سے چھ منٹ تک۔ تقریر کرنے والی سے تقریر کے بعد چند سوالات بھی کئے جائیں گے۔

عنوانات:۔ (۱) اسلامی نماز اور دیگر مذاہب کی عبادتیں

(۲) اسلام کی اخلاقی تعلیم

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کی بہتری کے لئے کیا کیا؟

تقریری مقابلہ معیار سوم:۔

اس مقابلہ میں میٹرک کی وہ طالبات حصہ لے سکتی ہیں۔ جن کی عمر پندرہ سال سے زائد ہو۔ چار سے پانچ منٹ تک فی تقریر وقت ملے گا۔

عنوانات:۔ ۱۔ خلافت ثالثہ کی بابرکت تحریکات

۲۔ سیرۃ حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۳۔ مسلمان عورت کی ذمہ داریاں بحیثیت ماں۔ بیٹی اور بیوی۔

انگریزی میں تقریر کا مقابلہ

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بلا لحاظ عمر شامل ہو سکتی ہیں مندرجہ ذیل تین مضامین میں سے کسی ایک پر تقریر کرنا ہوگی۔ فی تقریر پانچ سے سات منٹ تک وقت دیا جائے گا۔

(1) Islam is a living religion.

(2) Hazrat Khalifatul-Masih III Tour of west Africa and the awakening of African nations.

(3) The duties of an Ahmadi lady.

مقابلہ مضمون نگاری

مضمون تیار کر کے سالانہ اجتماع سے کم از کم ایک ہفتہ قبل دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوایا جائے۔ مضمون فل سکیپ کاغذ پر صرف ایک طرف لکھا ہوا ہو اور سات صفحات سے دس صفحات تک کا ہو۔ ہر مضمون پر مقامی لجنہ کی صدر یا سیکرٹری کی تصدیق ہو۔ شامل ہونے والے کے لئے عمر کی کوئی شرط نہیں۔ بعد میں آنے والے مضامین مقابلہ میں شمار نہیں کئے جائیں گے۔

عنوانات:۔ ۱۔ جماعت احمدیہ کی عالمگیر وسعت اور استحکام

۲۔ قرآن کریم کامل۔ جامع اور عالمگیر کتاب ہے

۳۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ،

ہر مقابلہ نگار سے اس کے مضمون کے متعلق چند سوالات زبانی بھی کئے جائیں گے

عربی تقاریر کا مقابلہ:۔

اس سال ایک مقابلہ عربی میں تقریروں کا بھی ہوگا۔ وقت پانچ سے سات منٹ تک

عنوانات:۔ ۱۔ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

۲۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

۳۔ صداقۃ حضرۃ المسیح الموعود علیہ السلام

مقابلہ حسن قرات:۔

ہر حصہ لینے والی کے لئے ضروری ہوگا کہ مقابلہ سے پہلے مرکزی دفتر میں پہنچکر اپنا نام لکھوائے تاکہ پہلے تحت اللفظ سن کر اسکے شامل ہونے کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ غلط پڑھنے والی شرکت نہیں کر سکتی۔

نصاب معلومات دینیہ

یہ نصاب ہر ممبر لجنہ اماء اللہ کو سکھایا جائے اور کوشش کی جائے کہ ہر بہن اس میں حصہ لے اور اس کا امتحان دے جو لکھ نہیں سکتیں وہ زبانی دیں۔ ہر لجنہ اپنی ممبرات کو یہ نصاب ختم کرائے اور ۳۰ ستمبر سے قبل اس کا امتحان لے کر مرکز کو نتیجہ بھجوا دے۔ کل نمبر ۱۰۰ ہوں گے۔ نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(الف) حصہ قرآن مجید: ۱۔ سورۃ رحمٰن زبانی یاد کرنا اور اس کا ترجمہ ۳۰ نمبر

۲۔ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات مع ترجمہ زبانی یاد کرنا ۲۰ نمبر

(ب) حصہ احادیث: ۱۔ ابتدائی دس احادیث از نسیم اسی المومنین زبانی یاد کرنا ۱۰ نمبر

(ج) عربی قصیدہ "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ" کے ابتدائی بیس اشعار با ترجمہ زبانی یاد کرنا ۱۰ نمبر

۲۔ درثمین کی نظم جس کا پہلا شعر "اے سلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" کے ابتدائی ۲۰ اشعار زبانی یاد کرنا ۱۰ نمبر

۳۔ ہجری شمسی مہینوں کے نام مع وجہ تسمیہ۔ ۱۰ نمبر

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الہامات مع مفہوم ۱۰ نمبر

(۱) لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ (تذکرہ صفحہ ۳)

(۲) "تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" تذکرہ صفحہ ۱۰۱

(۳) وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ (تذکرہ صفحہ ۳۲) (۴) اُشْکُرْ نِعْمَتِیْ رَاَیْتَ خَدِیْجَتِیْ (تذکرہ صفحہ ۳۷)

(۵) ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی (تذکرہ صفحہ ۱۳۲)

نوٹ:۔ دینی معلومات کا امتحان لجنات خود لیں اور نتیجہ مرکز کو بھجوا دیں نیز یہ چیز مد نظر رہے کہ مقابلوں میں ضلعیت کے لئے ایک شہر سے ایک مقامی میں ایک ممبر حصہ لے سکے گی۔ سوائے تحریری مقابلہ کے اور انٹر ڈیو میں ایک ٹیم حصہ لے سکے گی اسی طرح ناصرات کے مقابلوں میں شامل ہونے والیوں کو ربوہ پہنچکر دفتر لجنہ سے اجازت نامہ حاصل کرنا ہوگا۔

انٹر ڈیو دینی معلومات:۔ ہر لجنہ سے دو یا تین ممبرات ٹیم کی صورت میں حصہ لے سکینگی ہر ٹیم سے چار سوالات کئے جائیں گے (۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی سے متعلق

۲۔ سورۃ فاتحہ کی کسی آیت یا اس کے کسی حصہ کی تفسیر (تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود میں سے)

۳۔ جماعت احمدیہ سے متعلق کوئی دینی معلوماتی سوال

۴۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت سے متعلق کوئی سوال

ضروری نوٹ: (۱) ہر لجنہ ۱۵ ستمبر سے قبل صدر لجنہ مقامی کا نیا انتخاب کروا کے مرکز میں منظوری کے لئے بھجوائیں (۲) ہر لجنہ ۱۵ ستمبر سے قبل اپنی لجنہ کی کل تعداد ممبرات اور کل تعداد ناصرات سے اطلاع دیدے نیز اس تعداد ممبرات کے مطابق اپنا اپنا بجٹ آمد و خرچ بھی بنا کر بھجوا دے (۳) شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز یکم ستمبر سے پہلے پہلے بھجوائیں۔ اس کے بعد آنیوالی تجاویز ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکینگی۔

(باقی)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع پتہ		وعدہ	ادائیگی
مکرم قاضی سعید احمد صاحب	منڈی بہاؤالدین	۵۰۰	
" مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب	ربوہ	۵۰۰	
" سید غلام احمد شاہ صاحب	لائلپور	۵۰۰	
" خواجہ محمد حنیف صاحب	گول بازار ربوہ	۵۰۰	۱۰۰
" مہر نور احمد صاحب	بستی وریام ضلع جھنگ	۵۰۰	
" قاضی ملک عبدالرحمان صاحب	دوالمیال	۵۰۰	۱۰۰
" ملک محمد حسین صاحب	ڈسکہ	۵۰۰	
" چوہدری اللہ رکھا صاحب	چک نمبر 6/110L ساہیوال	۵۰۰	
" " غلام حیدر صاحب	" "	۵۵۰	۵۵۰
" " محمد خان صاحب	" "	۵۰۰	
" " رحمت خاں صاحب	" "	۵۰۰	۵۰۰
" " غلام نبی صاحب	" "	۵۰۰	۵۰۰
" " شیر محمد صاحب	" "	۵۰۰	
محترمہ مہر بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نورالدین صاحب	" "	۵۰۰	
مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ	چک نمبر 30/110L "	۲۰۰۰	
" " رشید احمد صاحب باجوہ	" "	۵۰۰	
" " حلیم احمد صاحب باجوہ	" "	۵۰۰	
" " نصیر احمد صاحب سندھو	" "	۵۰۰	
" مستری علی محمد صاحب	اوکاڑہ	۵۰۰	
" چوہدری فیروز خاں شہباز خاں صاحبان	چک نمبر 168 مراد	۵۰۰	۲۰۰
" " غلام حیدر ملہی مع اہل وعیال	چک نمبر 156/4.R ہارون آباد	۲۰۰۰	
" " محمد علی صاحب ملہی مع اہل وعیال	" "	۵۰۰	۱۵۰
" " محمد شریف شکر اللہ خان صاحبان	چک نمبر 168 مراد	۵۰۰	
" " محمد شفیع منور احمد صاحبان	" " "	۵۰۰	۵۰
لجنہ اماء اللہ	" "	۵۰۰	۱۱۰
" میاں مجید احمد خان صاحب	ڈاہرانوالہ	۵۰۰	
" چوہدری محمد اکمل صاحب	"	۵۰۰	
" محمد ابراہیم صاحب مع اہل وعیال	"	۵۰۰	
" محمد احمد صاحب " "	"	۵۰۰	
" چوہدری سلطان احمد صاحب "	"	۵۰۰	
" " اللہ رکھا صاحب	"	۵۰۰	

میاں بیوی ٹرینڈ ٹیچروں کی ضرورت

یہ امر خوشکن ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ڈاکٹرز اور ٹیچرز اپنے نام متواتر پیش کر رہے ہیں۔ چونکہ موجودہ سکیم کے ماتحت گرلز سکولز کھولنے کا بھی پروگرام مدنظر ہے اسلئے ہمیں چند Couples یعنی میاں بیوی ٹرینڈ گریجوایٹ ٹیچروں کی بھی ضرورت ہے

محمد اسماعیل منیر
سیکرٹری لیپ فارورڈ پروگرام ربوہ

استانیوں کی ضرورت

احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ جن کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۱۔ ایف۔ اے۔ سی ٹی ۲ کس — جو مندرجہ ذیل مضمون پڑھا سکیں
ہائی کلاسز۔ ہوم اکنامکس
حصہ مڈل۔ جنرل سائنس

۲۔ جے وی۔ ٹرینڈ ۲ کس — جو دینیات میں اعلیٰ مقام رکھتی ہوں اور ۲۵ سال سے عمر کم نہ ہو۔

شرائط: درخواستیں معہ مکمل کوائف۔ عمر۔ قابلیت اور تجربہ ملازمت امیر یا صدر مقامی کی تصدیق کے ساتھ بنام مینیجر احمدیہ گرلز ہائی سکول مورخہ ۲۰/۵ سے قبل پہنچ جانی چاہئیں۔

گریڈ تنخواہ: ایف۔ اے۔ سی ٹی ۱۲۰-۵-۲۰۰/۷-۲۳۵
جے وی۔ ٹرینڈ ۸۵-۴-۱۲۵/۵-۱۶۰

انٹرویو کی صورت میں خرچ بذمہ امیدوار ہوگا۔
منتخب ہونے کی صورت میں رہائش وغیرہ کا انتظام معلمہ کو خود کرنا ہوگا۔ انتظامیہ پر کسی قسم کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔

(مینیجر احمدیہ گرلز ہائی سکول۔ سیالکوٹ)

نمایاں کامیابی

میری دو بیٹیوں نعزالہ مرزا اور بشریٰ مرزا نے امسال لاہور بورڈ کے میٹرک کا امتحان خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعلیٰ نمبروں پر پاس کیا ہے۔ نعزالہ مرزا نے ۶۵۰ نمبر حاصل کئے ہیں اور بشریٰ مرزا نے ۷۳۴ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول میں ممتاز پوزیشن حاصل کی۔ ٹاپ کی چند لڑکیوں میں اس کا شمار ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کامیابی ان بچیوں کے لئے مزید ترقیات اور حسنات دارین کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین۔

(بیگم مرزا رحمت اللہ بیگ ڈپٹی ڈائرکٹر سوشل سکیورٹی لم ڈبلی ٹکلرک لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم مکرم چوہدری فقیر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ۱۴/۵۱ دن سے بعارضہ بخار اور درد قان بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا یابی اور لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔
محمد داؤد احمد غلہ منڈی سانگلہ ہل

۲۔ میرے والد صاحب خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سابق مشین مین ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور اب ان کا ۲۲ جولائی بروز جمعہ مبارک امریکن ہسپتال لائلپور میں اپریشن ہونا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب کرے۔ (عبدالحنان رحمان کریانہ سٹور گولبازار ربوہ)

۳۔ خاکسار کے والد ماجد مکرم محترم جناب قدرت اللہ صاحب ساکن احمد نگر ضلع دینا جپور کا آنکھ کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی عطا کرے اور دوبارہ بینائی عطا فرمائے۔
(محمد انیس الرحمان صادق شاہد آف مشرقی پاکستان)

۴۔ میرے ماموں زاد بھائی داؤد احمد صاحب صاحب کی چھوٹی بچی سخت بیمار ہے بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (عبدالکریم کارکن دفتر خزانہ ربوہ)

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
نظارت امور عامہ کی اجازت سے آپکی جائیداد کی خرید و فروخت رہن اور مرمت وغیرہ کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

قطعہ قابل فروخت
محلہ ب تقریباً ۱۲ مرلہ مالک محمد یار
معرفت شاہ ہومیو پیتھک رحمت بازار ربوہ

ایک قادر مطلق خدا پر یقین ہی انسان کو حقیقی قربانی پر آمادہ کر سکتا ہے

اگر لوگ اس یقین پر قائم ہو جائیں تو دنیا کی خرابیاں بالکل مٹ جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الماعون کی آیت اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"اگر دنیا کے لوگ خدا تعالےٰ کی بادشاہت کی نسبت یقین رکھیں کہ وہ اس دنیا میں بھی موجود ہے تو دنیا کی خرابی بالکل مٹ جائے۔ قادر علیٰ کلّ شئے خدا پر یقین ہی انسان کو حقیقی قربانی پر آمادہ کرتا ہے۔ دیکھو صحابہؓ نے کیا کچھ قربانی کی۔ ان کے بیوی بچے بھی تھے مگر وہ جانتے تھے کہ ہمارا خدا زندہ ہے ہم مر جائیں گے تو وہ ان کی خبر گیری کرے گا۔ اگر وہ بھی مر جائیں گے تو اگلے جہان میں ہمیں بدلہ مل جائے گا۔ جو شخص خدا تعالےٰ کو ذرّہ ذرّہ کا دیکھنے والا مانتا ہے وہ غریبوں پر ظلم نہیں کر سکتا۔ وہ قوم کی غفلت پر خاموش نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالےٰ سزا دے گا اور اس کا اثر اس پر بھی پڑے گا وہ اپنی روحانی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہو سکتا وہ دکھاوا نہیں کر سکتا کیونکہ ایسا شخص اپنا بدلہ خدا سے چاہتا ہے اور خدا تعالےٰ تو خود دیکھ رہا ہے دکھاوے کی کیا ضرورت ہے۔ اور جب وہ خود نیکی کرتا ہے تو لوگوں کو نیکی سے کب روک سکتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کا قانون گو اس دنیا میں ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا مگر جب خدا تعالےٰ کے مامور دنیا میں آتے ہیں تو یہ قانون نہایت نمایاں رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیشہ ہی ظالم کو سزا دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیشہ ہی نیک لوگوں کو ترقی دیتا ہے مگر جب نیک اور متقی لوگوں کی جماعت کسی مامور کے ذریعہ قائم کی جا رہی ہو تو اس وقت خدا تعالےٰ کا یہ قانون بڑے نمایاں طور پر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد جب غارِ ثور میں جا چھپے اور حضرت ابوبکرؓ آپ کے ساتھ تھے تو مکہ کے کفار کا قافلہ آپ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور اس نے ایک کھوجی بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ پاؤں کے نشانات کو دیکھتے دیکھتے آخر تمام کفار غارِ ثور کے منہ پر جا پہنچے۔ یہ غار دو تین گز لمبی چوڑی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی حکمت کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ غارِ ثور میں داخل ہو گئے تو مکڑی نے اس کے منہ سے نکلے ہوئے ایک درخت کی شاخوں پر جالا تن دیا۔ جن لوگوں نے مکڑی کو جالا تنتے دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ مکڑی منٹوں میں جالا تن دیتی ہے۔ یہ ایک خدائی فعل تھا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ظاہر ہوا۔ کھوجی ساتھ تھا اس نے مکہ والوں سے کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہیں اس غار میں ہیں اور کہیں نہیں گئے۔ وہ چاہتے تو اس وقت بڑی آسانی سے جھانک کر آپؐ کو دیکھ سکتے تھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کس طرح جھانک سکتے جبکہ ایک فعّال خدا موجود تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس وقت ان کی گردنیں پکڑی ہوئی تھیں اور وہ غار کی طرف دیکھ ہی نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ وہ مکہ سے سات میل تک اپنے کھوجی کے ساتھ آئے عین غارِ ثور کے منہ پر پہنچ کر وہ اس کی بات نہیں مانتے اور ہنستے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارا کھوجی آج پاگل ہو گیا ہے بھلا اس غار میں بھی کوئی جا سکتا ہے مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے اگر کوئی اندر داخل ہوتا تو یہ جالا ٹوٹ نہ جاتا؟ اب دیکھ لو جہاں تک انسانی تدبیر کا سوال ہے یہ امر ناممکن تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کو نظر نہ آتے۔ اسی لئے حضرت ابوبکرؓ اس وقت گھبرائے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ اب تو کفار اتنے قریب آ چکے ہیں کہ اگر وہ ذرا بھی جھک کر ہمیں جھانکیں تو دیکھ سکتے ہیں۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ ابوبکرؓ غم مت کرو خدا ہمارے ساتھ ہے حالانکہ وہ ابوبکرؓ کو پکڑنے نہیں آئے تھے۔ اگر وہ ان کو پکڑ بھی لیتے تو مار پیٹ کر چھوڑ دیتے وہ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکڑنا چاہتے تھے۔ مگر جس شخص کو پکڑنے کے لئے وہ نہیں آئے وہ تو گھبراتا ہے اور جس کو پکڑنے کے لئے آئے ہیں وہ بڑے اطمینان سے کہتا ہے کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اِن کفار میں یہ طاقت ہی کہاں ہے کہ وہ ہمیں جھانک کر دیکھ سکیں خدا ہمارے ساتھ ہے وہ عرش پر بیٹھا ہوا نہیں بلکہ دنیا کے ذرّہ ذرّہ پر کامل تصرّف رکھتا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے لئے تو نہیں گھبرایا مجھے پکڑ کر اگر انہوں نے مار بھی ڈالا تو کیا ہوا میری گھبراہٹ تو صرف آپ کے لئے تھی کہ کہیں آپؐ کو کوئی ضرر نہ پہنچے کیونکہ اگر آپ کو کوئی ضرر پہنچا تو دین تباہ ہو جائے گا۔ دیکھو کتنا عظیم الشان یقین تھا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کی بادشاہت پر حاصل تھا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الماعون صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

محترم خواجہ عبدالقیوم صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۳ وفا۔ نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم جناب خواجہ عبدالقیوم صاحب بٹ (جمیل لاج) کل دوپہر کو ۲ بجکر ۳۵ منٹ پر بعمر ۷۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل بعد نماز مغرب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ مرحوم موصی اور صحابی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

محترم خواجہ صاحب بہت مخلص احمدی اور علم دوست بزرگ تھے۔ ۱۹۰۴ء میں بیعت کر کے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔ آپ کا آبائی وطن سیالکوٹ تھا۔ بی۔اے، بی ٹی تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد لمبا عرصہ تک بلوچستان کے مختلف علاقوں میں گورنمنٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے ملازم رہے۔ ریٹائر ہونے کے بعد ۱۹۶۲ء میں ہجرت کر کے ربوہ آ گئے تھے۔ وفات سے ۲ ماہ قبل بعارضہ یرقان بیمار ہوئے ہر ممکن علاج کے باوجود بالآخر یہی مرض جان لیوا ثابت ہوئی۔

مرحوم کے ایک فرزند میجر منیر احمد صاحب ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شہید ہو گئے تھے اس سے قبل ایک فرزند جمیل احمد صاحب بھی عین جوانی میں بمقام افریقہ وفات پا گئے تھے لیکن مرحوم نے بڑے صبر کے ساتھ یہ صدمے برداشت کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور بالخصوص حضورؑ کے فارسی منظوم کلام کا مطالعہ مرحوم کو بہت مرغوب تھا۔

مرحوم نے تین لڑکے (سلیم احمد صاحب۔ میجر محمد طیب صاحب اور عبدالسلام صاحب) اور چار لڑکیاں اور کثیر تعداد میں آگے ان کی اولاد اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محترم خواجہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک سمجھدار اور محنتی مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ پڑھا لکھا ہونا اور سائیکل چلانا جاننا ضروری ہے۔ تنخواہ -/۶۵ روپے ماہوار دی جائے گی۔ آسامی مستقل ہے۔ ضرورت مند نوجوان اپنے امیر یا صدر کی وساطت سے درخواستیں بنام پرنسپل بھجوا دیں۔ اگر ربوہ میں ہو تو فوراً ملیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴